2022年10月19日ジャング紙ラホール版6面

گھریلو تشدد اور قومی اسمبلی کا بل

19 اکتوبر، 2022

اس میں کوئی شک نہیں کہ قوانین کی موجودگی کے با وصف ہمارے ہاں گھریلو تشدد اور ہراسانی کے واقعات پر مکمل طور پر قابو نہیں پایا جا سکا، زیادہ تشویشناک امر یہ ہے کہ کمسن بچے اور بچیاں تک اس بہیمیت سے محفوظ نہیں۔ اس ضمن میں قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے انسانی حقوق نے گھریلو تشدد کی روک تھام اور تحفظ کا بل قومی اسمبلی سے منظور کرنے کی سفارش کی ہے، کمیٹی کا اجلاس ڈاکٹر مہرین رزاق بھٹو کی زیر صدارت ہوا جس میں گھریلو تشدد (روک تھام اور تحفظ) بل 2021 پر تفصیلی غور کیا گیا، وزیر قانون کے مطابق بل کا مقصد خواتین، بچوں، بزرگوں اور دیگر کمزور افراد کے حقوق کا تحفظ کرنا ہے جو گھریلو تشدد کا شکار ہیں، پنجاب، سندھ، بلوچستان اور خیبرپختونخوا کی حکومتیں پہلے ہی صوبائی سطح پر قانون سازی کر چکی ہیں لیکن صد حیف کہ پاکستان کے چاروں صوبوں میں ایسے اندوہناک واقعات فزوں تر ہیں، جن میں رواں سال پنجاب سر فہرست رہا جہاں ہراسانی، تشدد، اغوا اور قتل کے واقعات نمایاں ہیں جبکہ سندھ میں عزت کے نام پر عورتوں اور لڑکیوں کے قتل کے واقعات بڑھے۔ تاہم خیبرپختونخوا میں ہیلپ لائن 1112 نے خواتین کو خدمات فراہم کیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پنجاب میں جنوری تا اگست 15750ء خواتین نے شکایات درج کرائیں۔ جو اکثر ملازمت اور صحت سے متعلق ایشوز سے تھیں نیز کام کی جگہ اور سوشل میڈیا پر ہراساں کئے جانے سے متعلق شکایات بھی بے شمار ہیں۔ طلاق، خلع، نان نفقہ اور بچوں کی تحویل سے متعلق بھی شکایات کی بھی بھرمار رہی۔ یہ وہ سارے مسائل ہیں جنہیں محض قانون سازی یا نت نئے قوانین کے نفاذ سے کنٹرول نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کے لئے حکومت کو اسلامی اور سماجی اقدار کی روشنی میں عوامی آگاہی اور شعور اجاگر کرنے کی مؤثر میڈیا مہم چلانا ہو گی تاکہ معاشرے کا یہ کمزور طبقہ کسی کے جور و ستم سے محفوظ رہ سکے، یاد رہے کہ قوانین بنانے سے زیادہ اہم ان قوانین کا سختی سے نفاذ ہے۔